از عدالتِ عظمیٰ

رگھبیر سنگھ

بنام

سٹیٹ آف ہریانہ

تاریخ فیصلہ: 29 جنوری 1996

[جے ایس ورما، ایس پی بھروچا اور سجاتا وی منوہر، جسٹس صاحبان]

نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985 - دفعہ 50 - گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی لینے کا ملزم کا حق - تلاشی لینے والے افسر کو قریبی گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔

اپیل کنندہ پر نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ 1985 کے تحت قابل سزا جرم کا الزام عائد کیا گیا اور اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ ٹرائل جج نے ملزم کو ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت قابل سزا جرم کا مجرم قرار دیا اور اسے دس سال کی مدت کے لیے قید بامشقت سزا سنائی گئی۔ عدالت عالیہ کے سامنے اپیل میں اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ دفعہ 50 کی توضیعات تعمیل نہیں کی گئی تھی، لیکن عدالت عالیہ نے اثباتِ جُرم اور سزا کی توثیق کرتے ہوئے کہا کہ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ سے پوچھا گیا تھا کہ کیا وہ گزٹیڈ افسر کے سامنے تلاشی لینا چاہتا ہے اور جب اس نے اس خواہش کا اظہار کیا تو اس کی تلاشی لی گئی۔ عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف اس اپیل میں یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ کیا ایکٹ کی دفعہ 50 کے تحت تلاشی لینے والے شخص کو گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کے ذریعے تلاشی لینے کا حق انتخاب دیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ نے پیش کیا کہ ایک ملزم یا تو دفعہ 42 کے تحت باضابطہ طور پر مجاز پولیس افسر کے ذریعے تلاشی لینے کے لیے تیار ہو سکتا ہے، لیکن اگر وہ نہیں ہے تو اسے گزٹیڈ افسر کے سامنے یا مجسٹریٹ کے سامنے تلاشی لینے کا حق انتخاب دیا جانا چاہیے اور اگر ملزم کو یہ نہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گزٹیڈ افسر کے سامنے یا مجسٹریٹ کے سامنے تلاشی لینے کا انتخاب کر سکتا ہے، تو دفعہ 50 کی توضیعات پوری نہیں ہوتی۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. نار کوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ کی دفعات کے تحت کسی شخص کے پاس ایسی اشیاء کا ہونا جو غیر قانونی ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اسے یہ ثابت کرنا پڑتا ہے کہ وہ اس کی توضیعات کی خلاف ورزی نہیں کر رہا تھا اور یہ اسے سخت سزا کا ذمہ دار بناتا ہے۔ اس لیے یہ قانون اس شخص کی تلاشی کے لیے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اسے کسی سینئر افسر کی موجودگی میں تلاشی لینے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ سینئر افسر گزٹیڈ یا مجسٹریٹ ہو سکتا ہے، اس پر منحصر ہے کہ کون آسانی سے دستیاب ہے۔

1.2. ایکٹ کی دفعہ 50 کے تحت حق انتخاب، جیسا کہ یہ واضح طور پر پڑھتا ہے، صرف اس طرح کے سینئر افسر کی موجودگی میں تلاشی لینے کا ہے۔ گزٹیڈ افسر کی موجودگی میں تلاشی لینے یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی لینے کا مزید کوئی حق انتخاب نہیں ہے۔ دفعہ 50 میں 'قریب ترین' لفظ کا استعمال متعلقہ ہے۔ تلاشی جلد از جلد کی جانی چاہیے اور، ایک بار جب تلاشی لینے والا شخص ایسے سینئر افسر کی موجودگی میں تلاشی لینے کا انتخاب کرتا ہے، تو یہ پولیس افسر کے لیے ہوتا ہے جو سب سے زیادہ آسانی سے دستیاب گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی لیتا ہے۔

منوہر لال بنام ریاست راجستھان، فوجداری ایم پی نمبر 138، سال 1996 ایس ایل پی میں (فوجداری) نمبر 184، سال 1996 = [1999] 1 ایس سی آر نے 22.1.1996 (ایس سی) پر فیصلہ کیا، اس پر انحصار کیا۔

سید محمد سید عمر سید و دیگراں بنام ریاست گجرات، [1995] 3 ایس سی سی 610، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 92، سال 1996۔

فوجداری اے نمبر 624-ایس بی، سال 1994 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 8.2.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس کے ڈھنگڑا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

جواب دہندہ کے لیے مس اندو ملہوترا کے لیے آئی ایس گوئل۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بھاروچا نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کو خارج کرتی ہے۔ تین ججوں کی بنچ کے ذریعے اس حقیقت کی وجہ سے سماعت کی جاتی ہے کہ اس سلسلے میں 8 جنوری 1996 کو ایک حکم دیا گیا تھا، اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ سوال اہمیت کا حامل پایا گیا تھا، یعنی، کیا نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985 (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا گیا ہے) کی دفعہ 50 کے تحت تلاشی لینے والے شخص کو گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کے ذریعے تلاشی لینے کا حق انتخاب دیا گیا ہے۔

یکم مئی 1991 کو جکھل کے اسٹیشن ہاؤس آفس کی قیادت میں ایک پولیس پارٹی نے موصولہ اطلاع پر گاؤں پورن مجرا کے قریب ملزم کے کٹائی کی جگہ پر چھاپہ مارا۔ ملزم اپنے ہاتھ میں تھیلہ تھامے پایا گیا۔ اسے مذکورہ پولیس افسر یا گزٹیڈ افسر کے سامنے تلاشی لینے کا حق انتخاب دیا گیا تھا۔ ملزم نے گزٹیڈ افسر کے سامنے تلاشی لینے کا انتخاب کیا۔ اس کے بعد ایک گزٹیڈ افسر کی موجودگی میں اس کی تلاشی لی گئی اور اس کے ساتھ جو تھیلہ تھا اس میں افیون پایا گیا۔ اس پر ایکٹ کے تحت قابل سزا جرم کا الزام عائد کیا گیا اور مقدمہ چلایا گیا۔ استغاثہ کے ثبوت کو قبول کر لیا گیا۔ ٹرائل جج نے ملزم کو مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت قابل سزا جرم کا مجرم قرار دیا اور اسے دس سال کی قید با مشقت سزا سنائی گئی۔ عدالت عالیہ نے، اس حکم کے ذریعے جو ہمارے سامنے اعتراض ہے، اثباتِ جُرم اور سزا کو بر قرار رکھا۔ اس نے نوٹ کیا کہ اپیل کنندہ نے دعوی کیا تھا کہ دفعہ 50 کی توضیعات پر تعمیل نہیں کی گئی تھی، لیکن اس سے پتہ چلا کہ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے پوچھا گیا تھا کہ کیا وہ گزٹیڈ افسر کے سامنے تلاشی لینا چاہتا ہے اور جب اس نے اس خواہش کا اظہار کیا تو اس کی تلاشی لی گئی۔ اثباتِ جُرم اور سزا کی توثیق کی گئی۔

ہمارے سامنے اپیل کنندہ کی جانب سے پیش کیا گیا واحد مؤقف وہی ہے جو حوالہ جاتی حکم میں بیان کیا گیا ہے۔

دفعہ 50 اس طرح پڑھتی ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

"وہ شرائط جن کے تحت افراد کی تلاشی لی جائے گی-(i)جب دفعہ 42 کے تحت باضابطہ طور پر مجاز کوئی افسر دفعہ 41، دفعہ 42 یا دفعہ 43 شقیں کے تحت کسی شخص کی تلاشی لینے والا ہو، تو وہ، اگر ایسا شخص ایسا چاہتا ہے، تو ایسے شخص کو بغیر کسی غیر ضروری تاخیر کے دفعہ 42 میں مذکور کسی بھی محکمے کے قریبی گزٹیڈ افسر یا قریبی مجسٹریٹ کے پاس لے جائے گا۔

(2)اگر ایسا مطالبہ کیا جاتا ہے تو افسر اس شخص کو اس وقت تک حراست میں رکھ سکتا ہے جب تک کہ وہ اسے گزٹیڈ افسر یا ذیلی دفعہ (1) میں مذکور مجسٹریٹ کے سامنے نہیں لا سکتا۔

(3) گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ جس کے سامنے ایسے کسی شخص کو لایا جاتا ہے، اگر اسے تلاشی کے لیے کوئی معقول بنیاد نظر نہیں آتی ہے، تو وہ اس شخص کو فوری طور پر فارغ کرے گا لیکن بصورت دیگر اس تلاشی کی ہدایت کرے گا۔

(4) کوئی عورت نہیں تلاشی لے گی سوائے ایک عورت کے۔"

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ پیش کیا جاتا ہے کہ ایک ملزم دفعہ 42 کے تحت باضابطہ طور پر مجاز پولیس افسر کے ذریعے تلاشی لینے کے لیے تیار ہو سکتا ہے، لیکن اگر وہ نہیں ہے تو اسے گزٹیڈ افسر کے سامنے یا مجسٹریٹ کے سامنے تلاشی لینے کا حق انتخاب دیا جانا چاہیے۔ اگر ملزم کو یہ نہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ گزٹیڈ افسر کے سامنے یا مجسٹریٹ کے سامنے تلاشی لینے کا انتخاب کر سکتا ہے، تو دفعہ 50 کی توضیعات پوری نہیں ہوتی۔

سید محمد کے فیصلے پر اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے ریلائنس کو پیش کیا۔ سید عمر سید و دیگر اں بنام ریاست گجرات، [1995]3 ایس سی سی 610 (جو ہم میں سے ایک، جے بھروچا، نے تین ججوں کی بنچ کی جانب سے پیش کیا تھا)۔ یہ پیش کیا گیا کہ اس میں موجود مشاہدات مذکورہ بالا جمع کرانے کی تائید کرتے ہیں۔ فیصلے کے پیراگراف 7 میں یہ کہا گیا تھا:

"اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے جس کے لیے این ڈی پی ایس ایکٹ میں دفعہ 50 کی توضیعات متعارف کرائی گئی ہیں اور جب اس کی زبان متعلقہ افسر کو گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں اس شخص کو تلاشی کے حق کے بارے میں مطلع کرنے پر مجبور کرتی ہے،

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

توبھارتیہ ایویڈنس ایکٹ 1872 کی دفعہ 114، مثال (e) کے تحت مفروضہ پیش کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔...............اس سلسلے میں تلاشی لینے والے افسر کی گواہی بہت متعلقہ ہے کہ اس نے تلاشی لینے والے شخص کو مطلع کیا تھا کہ وہ یہ مطالبہ کرنے کا حقدار ہے کہ تلاشی گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں کی جائے اور اس شخص نے ایسا مطالبہ کرنے کا انتخاب نہیں کیا تھا۔ اگر اس سلسلے میں کوئی ثبوت نہیں دیا جاتا ہے تو عدالت کو یہ فرض کرنا چاہیے کہ جس شخص کی تلاشی لی جائے اسے قانون کے تحفظ سے آگاہ نہیں کیا گیا تھا اور اسے معلوم کرنا چاہیے کہ این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت غیر قانونی اشیاء کا قبضہ قائم نہیں ہوا تھا۔"

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیراگراف 10 پر زور دیا جس میں کہا گیا تھا:

"این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت جرائم سے نمٹنے والی عدالتوں کو یہ دیکھنے کے لیے بہت محتاط رہنا چاہیے کہ یہ ان کے اطمینان کے لیے قائم ہو کہ ملزم کو متعلقہ افسر نے مطلع کیا ہے کہ اسے گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کے سامنے تلاشی لینے کا انتخاب کرنے کا حق ہے۔ اس بات پر شاید ہی زور دیا جائے کہ ملزم کو قانون کے ذریعے دیے گئے اس حق یا تحفظ سے آگاہ کیا جانا چاہیے اور جب تک کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے ٹھوس ثبوت پیش نہیں کیے جاتے کہ اسے اس حق یا تحفظ سے آگاہ کیا گیا تھا، یہ فرض کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہوگا کہ دفعہ 50 کے تقاضوں کی تعمیل کی گئی تھی۔"

ہمارے سامنے جس سوال کو پیش کیا گیا ہے، وہ دو فاضل ججوں کے بینچ نے 22 جنوری 1996 کو فوجداری ایم. پی. نمبر 138، سال 1996 میں ایس. ایل. پی. (فوجداری) نمبر 184، سال 1996، منوہر لال بنام ریاستِ راجستھان میں زیر غور لایا۔ ہم میں سے ایک (ورما جسٹس) نے بینچ کی جانب سے یہ فیصلہ دیا کہ:

" N.D.P.S ایکٹ کی دفعہ 50 سے یہ واضح ہے کہ ملزم کو اس طرح دیا گیا حق انتخاب صرف یہ انتخاب کرنا ہے کہ آیا وہ تلاشی لینے والے افسر کے ذریعے یا قریب ترین دستیاب گزٹیڈ افسر یا قریب ترین دستیاب مجسٹریٹ کی موجودگی میں اسکارچ کرنا چاہے گا۔ قریبی گزٹیڈ افسر یا قریبی مجسٹریٹ کے انتخاب کا استعمال تلاشی لینے والے افسر کو کرنا ہوتا ہے نہ کہ ملزم کو۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہم منوہر لال کے معاملے میں لیے گئے نقطہ نظر سے متفق ہیں۔

کسی شخص کو ایسی اشیا کے قبضے میں پانا جو ایکٹ کی دفعات کے تحت غیر قانونی ہیں اس کا نتیجہ ہوتا ہے یا اسے یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس کی توضیعات کی خلاف ورزی نہیں کر رہا تھا اور یہ اسے سخت سزا کا ذمہ دار بناتا ہے۔اس لیے یہ قانون اس شخص کی تلاشی کے لیے تحفظ فراہم کرتا ہے۔اسے کسی سینئر افسر کی موجودگی میں تلاشی لینے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ سینئر افسر گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ ہو سکتا ہے، اس پر منحصر ہے کہ کون آسانی سے دستیاب ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 50 کے تحت حق انتخاب، جیسا کہ یہ واضح طور پر پڑھتا ہے، صرف اس طرح کے سینئر افسر کی موجودگی میں تلاشی لینے کا ہے۔ گزٹیڈ افسر کی موجودگی میں تلاشی لینے یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی لینے کا مزید کوئی حق انتخاب نہیں ہے۔ دفعہ 50 میں 'قریب ترین' لفظ کا استعمال متعلقہ ہے۔ تلاشی جلد از جلد کی جانی چاہیے اور، ایک بار جب تلاشی لینے والا شخص ایسے سینئر افسر کی موجودگی میں تلاشی لینے کا انتخاب کرتا ہے، تو یہ پولیس افسر کے لیے ہوتا ہے جو سب سے زیادہ آسانی سے دستیاب گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی لیتا ہے۔

نتیجے میں، ہمیں اپیل کنندہ کی جانب سے ہمارے سامنے پیش کی گئی واحد دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ملتی ہے۔

اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document